سوال

میں ایک نیک وصالح اور دین کا التزام کرنے والے شخص سے شادی شدہ ہوں، اس نے اپنے خاندان والوں سے خفیہ طور پر میرے ساتھ شادی کی کیونکہ وہ پہلے بھی شادی شدہ تھا، اس کی رغبت کا احترام کرتے ہوئے میں نے بہت سارے حقوق ختم کردیے تاکہ یہ راز قائم رہے، اس طرح میں اس سے رابطہ کرنے میں مشکل سے دوچار رہنے لگی، میری شادی کو ایک برس ہوچکا ہے لیکن اس عرصے میں اسے میں نے صرف چوبیس دن دیکھا ہے اور بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس کی بیویوں اور خاندان والوں کو بتا دوں ہوسکتا ہے وہ میرے ساتھ نرمی ورحمدلی کا سلوک کرتے ہوئے میرا تعاون کریں، لیکن اچانک مشکل اور بڑھ گئی کیونکہ میں چھ ماہ کی حاملہ ہوں اس حالت میں خاوند نے مجھے موبائل میسج کرکے طلاق دے دی مجھے حق سننے والا کوئی نہیں ملا لیکن اس سے بھی بڑھ کر ظلم یہ کہ میرا خاوند حمل گرانے کا مطالبہ کررہا ہے!اس سلسلہ میں شریعت کیا کہتی ہے ؟ میں توضائع اور تباہ ہوگئی ہوں کیونکہ میرا نکاح سرکاری طور پر رجسٹر نہیں ہوا، بلکہ صرف شرعی طور پر والد صاحب اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہوا تھا، اب میں تو یہی کہتی ہوں کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے، میں نے اس کے خاندان والوں کو بتا کر کوئی برائی نہیں کی، کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ سمجھتے ہیں، لیکن معاملہ اس کے برعکس اور الٹ ہوگیا، اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

آپ کے والد نے سرکاری طور پر نکاح رجسٹر نہ کرا کر بہت بڑی غلطی کی ہے کہ اس نے عرفی نکاح کردیا، ہم کئی بار بیان کرچکے ہیں کہ یہ عرفی نکاح اگرچہ نظریاتی ناحیہ سے شرعی ہے، لیکن نکاح سرکاری طور پر رجسٹر نہ کرانے میں بہت سارے نقصانات اور عظیم خرابیاں پائی جاتی ہیں جن میں سے اہم یہ ہیں :

رسمی طور پر کاغذات میں بچے کی نسبت والد کی طرف کرنا مشکل ہوتا ہے، اور اسی طرح عورت کے مالی حقوق بھی محفوظ نہیں رہتے مثلا مہر اور وراثت وغیرہ یہ ایسے امور ہیں جو کسی عقلمند کے لیے مخفی نہیں

مزید آپ سوال نمبر (45513) اور (45663) کے جوابات کا مطالعہ کریں

دوم :

طلاق دینے والا جس سے بھی طلاق کی تعبیر کرسکتا ہو اس سے طلاق واقع ہوجاتی ہے چاہے وہ کلام ہو یا لکھ کر یا پھر اگر وہ گونگا ہے تو اشارہ کے ساتھ، اور خاوند کے موبائل سے کیا گیا طلاق کا میسج جس میں بیوی کو طلاق دی گئی ہو سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ یہ ثابت ہوجائے کہ میسج کرنے والا خود خاوند ہے، اور اس نے بغیر کسی جبر واکراہ کے یہ میسج کیا ہو

مزید آپ سوال نمبر (70460) اور (36761) اور (20660) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں

سوم :

اکثر اور عام لوگ یہ خیال اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ حاملہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن ان کا یہ گمان وخیال غلط اور باطل ہے، بلکہ حاملہ عورت کی طلاق شرعی ہے اور یہ سنت کے

مطابق ہے

مزید دلائل دیکھنے کےلیے اور علماء کرام کے اس کے متعلق اقوال کا مطالعہ کرنے کےلیے سوال نمبر (12287) کے جواب کا مطالعہ کریں

اس بنا پر آپ کا خاوند اقرار کرچکا ہے کہ اس نے ہی یہ میسج کیا تھا اور اس میں جو کچھ تھا اسے اس کا علم ہے اور اس کے معانی کا مقصد یہی تھا تو آپ کو طلاق ہو چکی ہے اور یہ ایک طلاق شمار ہوگی

اور اب آپ طلاق کی عدت میں ہیں حتیٰ کہ حمل وضع ہوجائے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے الطلاق (4).

اور یہ عدت مطلقہ عورت اور جس کا خاوند فوت ہو جائے دونوں کو شامل ہوگی

اس طلاق کے نتیجہ میں یہ مرتب ہوتا ہے کہ : آپ خاوند کے گھر میں رہیں اوراپنے اختیار سے وہاں سے مت نکلیں، اوراسی طرح خاوند کےلیے بھی حلال نہیں کہ وہ آپ کو اس گھر سے نکالے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو، اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو، اور نہ ہی وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے کہ شائد اس کے بعد اللہ تعالی کوئی نئی بات پیدا کردے الطلاق (1).

اور دوران حمل آپ کا خاوند آپ کو اپنی عصمت میں واپس لینا کا زیادہ حقدار ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں بیان ہوا ہے :

اوران کے خاوند اس میں انہیں واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں جب وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں البقرۃ (228).

چہارم :

رہا آپ کے خاوند کا آپ سے اسقاط حمل کا مطالبہ کرنا اور آپ کا حمل چھ ماہ کا ہوچکا ہے تو یہ مطالبہ برائی ہے اوراسے اس کا کوئی حق حاصل نہیں، اور آپ کےلیے اس کے ارادہ اور مطالبہ پر عمل کرتے ہوئے اپنا حمل ساقط کروانا حلال نہیں، کیونکہ یہ ایک جان کو ناحق اور بے گناہ قتل کرنا ہے

ایسا کرنے میں گناہ اور دیت ہے جو کہ دیت جنین کہلاتی ہے اور وہ ایک غلام یا لونڈی کی قیمت کی ادائیگی ہے جو یہ علماء مقرر کرینگے جو بچے کی ماں کی دیت کا عشر ہوگا، اور کفارہ بھی ہے جو دوماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہونگے، اور آپ اور آپ کا خاوند دونوں ہی دیت اور گناہ میں شریک ہیں، اور تم دونوں پر دو دوماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہونگے، جیسا کہ سوال نمبر (40269) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں

چنانچہ آپ اسقاط حمل سے گریز کریں، اور کوئی ایسا فعل سرانجام دینے میں اللہ سے ڈریں جو آپ کےلیے شرعاً حلال نہیں ہے، اور آپ خاوند کو بھی اللہ کا خوف دلائیں اور یہ علم میں رکھیں کہ اس مسئلہ میں آپ کےلیے خاوند کی اطاعت کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے وہ ایک معصیت ونافرمانی ہے، اور اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت نہیں ہو سکتی

آپ اپنے والد یا علق ودانش وحکمت رکھنے والے جس شخص کو پسند کرتی ہوں اپنے اور خاوند کے مابین واسطہ بنائیں تا کہ وہ آپ کو وقت گزرنے سے قبل اپنی عصمت میں واپس لے

لے ، اور جب ایسا ہو جائے تو آپ (اور آپ کا والد بھی) سرکاری طور پر نکاح رجسٹر کرانے کی کوشش کریں چاہے اس میں مشقت اٹھانی پڑے اور مشکل بھی پیش آتی ہو

اور اگر وہ انکار کرے اور آپ کو طلاق دینے پر ہی مصر ہو تو پھر آپ اس آزمائش پر صبر کریں اور اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیں ، اور ناامید مت ہوں ، ہو سکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس بچے میں خیر رکھی ہو ، اور آپ کو اس خاوند سے بھی کوئی بہتر خاوند مل جائے

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا ، اور اللہ بڑی وسعت والا اور حکمت والا ہے النساء (130).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

126909